صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم اکتوبر 2024ء بمطابق 26 ربیع الاوّل 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر تینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریابی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ O اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ O وَّاَرْسَلَ عَلَیْہِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ O تَرْمِیْہِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ O فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ۔

(ترجمہ): تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اس نے ان کی تدبیر کو اکارت نہیں کر دیا۔ اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے جو ان کے اوپر پکی ہوئی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے پھر ان کا یہ حال کر دیا جیسے (جانوروں کا) کھایا ہوا بھوسا۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب حمید الرحمان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے؛ ڈاکٹر امجد علی خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فتح الملک ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب علی شاہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سجاد اللہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ مخدوم آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، چار یوم کے لئے؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے؛ آج کے لئے، جناب عجب گل وزیر صاحب، ایم پی اے؛ آج کے لئے؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب شیر علی آفریدی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سمیع اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فضل شکور خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The leave is granted. Janab Fazal Elahi Sahib.

رسمی کارروائی

جناب فضل الہیٰ: **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا محَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا محَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ۔** میڈم سپیکر، میں جو بات کرنے لگا ہوں نہایت ہی دکھ افسوس اور درد کی بات ہے کہ اسرائیل کل سے شام، لبنان، عراق، یمن اور فلسطین پر حملے کر رہا ہے لیکن پاکستان سمیت کسی بھی مسلمان ملک میں یہ ہمت ہی نہیں ہے کہ وہ اٹھیں اور صرف Condemn کریں، اسرائیل کے خلاف بات کریں۔ ہم تو ماشاء اللہ ایسے ملک میں رہتے ہیں اگر ہم بات کریں اسرائیل کے خلاف، اگر ہم اسلام آباد میں بھی احتجاج کریں گے اسرائیل کے خلاف تو ہمیں کوئی نہیں چھوڑے گا، اس لئے کہ پاکستان بھی غلاموں کی لسٹ میں شامل ہے۔ ڈپٹی سپیکر صاحبہ، میں آج اس ایوان میں کھل کر یہ بات کروں گا کہ کہیں بھی مسلمان ملک پر، ہماری بچیوں پر، ہمارے بچوں پر، ہمارے بزرگوں پر چاہے وہ Drone attack کرے یا بمباری کرے، ہم اس کو سرعام Condemn کریں گے، اس لئے کہ ہمیں 1996 سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے لیڈر عمران خان نے یہ سبق سکھایا اور خود بھی اقوام متحدہ میں اٹھ کر اور یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہوں نے کہا لا الہ اللہ محمد رسول اللہ اور یہ کھل کے ان کو کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے دلوں میں رہتے ہیں اور کسی نے بھی اگر گستاخی کی اور حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی کی تو We will fight، ہم لڑیں گے۔ تو میں آج اعلان کرتا ہوں اور ساتھ ہی جتنے بھی ہمارے معزز ممبران صاحبان ہیں چاہے وہ حکومتی ارکان ہیں، چاہے اپوزیشن

کے ہیں، میں درخواست کرتاہوں کہ آج کلمہ گو بزرگوں، بچوں اور بہنوں اور بیٹوں پر بمباری ہو رہی ہے اور ہم ادھر خاموش ہیں تو ہم کیا منہ دکھائیں گے آخرت میں، ہم کیسے کہیں گے کہ ہم مسلمان ہیں، ہم کیسے کہیں گے کہ ہم نے کلمہ پڑھاہے لاالہ اللہ محمد رسول اللہ۔ میں درخواست کرتاہوں تمام معزز ممبران سے کہ اس ایشو پر بات کریں اور اپنی آواز یہود و نصاریٰ کو اور ان کے پاکستان میں اور دنیا میں جتنے بھی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں ان تک پہنچانی چاہیئے، شکریہ۔

(تالیاں)

مسئلہ استحقاق

Madam Deputy Speaker: Mr. Muhammad Abdul Salam MPA, to please move his privilege motion No. 07.

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ سپیکر صاحبہ! کچھ روز قبل میرے حلقے کے چند غریب محنت کش لوگوں نے مجھ سے ملاقات کی اور انہوں نے بتایا کہ ڈپٹی کمشنر مردان بہزاد عادل کے حکم پر ہمیں ہراساں کیا جارہاہے اور ہمارے منہ سے نوالہ چھین کر ہمیں ذاتی کاروبار سے بے دخل کیا جارہاہے۔ اس بابت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سے میں نے بنفس نفیس ملاقات کی اور غریب محنت کش مزدوروں کی مشکلات سے ڈپٹی کمشنر صاحب کو آگاہ کیااور ان کے جائز مطالبات حل کرنے کی استدعا کی اور انہیں کہاکہ اگر حکومت انہیں روزگار مہیا نہیں کر سکتی تو کم از کم ان غریب لوگوں سے اپناذاتی کاروبار نہ چھینے، ان کے اس روزگار سے نہ حکومت کو کوئی تکلیف ہے نہ عام عوام اس سے متاثر ہورہے ہیں۔ تاحال ڈپٹی کمشنر صاحب نے ان غریب مظلوم محنت کش مزدوروں کی شکایت کاازالہ نہیں کیاہے بلکہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی غیر سنجیدگی کی وجہ سے ضلع مردان میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کو شکایت کے ازالے کے لئے بار بار ٹیلیفون کرتارہامگر انہوں نے غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرا فون سننامناسب نہیں سمجھا۔ ڈپٹی کمشنر کے اس عمل سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کااستحقاق مجروح ہوا ہے، لہذامیرے استحقاق کومتعلقہ کمیٹی کے حوالے کیاجائے۔

جناب سپیکر صاحبہ! میں چند باتیں بات کہنا چاہتاہوں۔ سپیکر صاحبہ، مردان میں این اے کی تین سیٹیں ہیں اور PK کی آٹھ سیٹیں ہیں۔ مردان خیبرپختونخوا کا پشاور کے بعد دوسرا بڑا ضلع ہے اور دوسرا بڑا شہر ہے۔ مردان کے عوام نے تینوں این اے کی سیٹیں پاکستان تحریک انصاف کو دی ہیں اور آٹھوں صوبائی سیٹیں بھی پاکستان تحریک انصاف نے وہاں سے جیتی ہیں، Clean sweep کیاہے مردان سے، حالانکہ اس وقت جو زمینی خدا بنے ہوئے ہیں، فرعون، وہ بھی پی ٹی آئی کے خلاف، الیکشن کمیشن بھی پی ٹی آئی کے خلاف، زمین پہ موجود تمام قوتیں پی ٹی آئی کے خلاف مگر مردان کے عوام نے پاکستان تحریک انصاف پہ اعتماد کیااور پاکستان تحریک انصاف کو کامیاب کیا۔ میں یہاں پر یہ بات بتاتا چلوں کہ یہ جو ڈپٹی کمشنر مردان آیاہواہے، ایک تو اس کو فالج ہواہے ایک سائڈ پہ، وہ معذور ہو چکاہے، فالج کی وجہ سے اس کاآدھا حصہ، دماغ بھی مفلوج ہو چکاہے، اس میں انسانی ہمدردی کا کوئی نام نہیں ہے۔

مردان کے عوام نے ہمیں منتخب کرکے اپنے حقوق کے لئے منتخب کیا ہے۔ مردان کے امن سکون اور مردان کی ترقی و خوشحالی کی ہم سے اس کو زیادہ فکر نہیں ہوگی کیونکہ مردان کے عوام نے ہم پہ اعتماد کیا ہے، ہم گورنمنٹ ہیں اور وہ گورنمنٹ ایمپلائی ہے، وہ جو بھی کام کرے گا ہمیں اعتماد میں لے کر کرے گا۔ مردان کے ان غریب لوگوں سے جب یہ روزگار ان سے چھینے گا جن سے نہ عوام کو کوئی تکلیف ہے، ان کے روزگار سے، نہ ٹریفک میں کوئی دخل پڑتا ہے، خلل پڑتا ہے اس سے، اور نہ گورنمنٹ کو کوئی نقصان ہے ان لوگوں سے، یہ اپنے بچوں کے لئے جو حلال کی روزی کما رہے ہیں، ایک نوالہ وہ ان سے چھیننا چاہتا ہے، ہم انہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ جناب سپیکر صاحبہ، میں اس لئے یہ استحقاق لایا ہوں کہ اگر غریب لوگوں کو ہم روزگار نہیں دے سکتے، ان کو ہم نوکری نہیں دے سکتے، ان سے وہ روزگار جب چھیننا چاہتے ہیں تو کیا وہ چوریاں کریں گے، ڈاکے ڈالیں گے، قتلیں کریں گے؟ اس سے امن بھی خراب ہوگا، تو ایسا ہم نہیں کرنے دیں گے، مردان کے امن و خوشحالی کے لئے ہم ہر قدم اٹھائیں گے اور جس نے بھی اس بہزاد عادل کو مردان میں تعینات کیا ہے، میری ان سے بھی ریکویسٹ ہے کہ وہ تو AAC نہیں، وہ تو جونیئر کلرک کے اہل بھی نہیں وہ بندہ اور آپ لوگوں نے مردان جیسے بڑے ضلع پہ اس کو DC بنا کے بھیجا ہے۔ برائے مہربانی اس کو مردان سے بے دخل کریں، اسی کہیں دفتر میں اس کو OSD کر کے جونیئر کلرک کی سیٹ پہ بٹھا دیں، اس کے لئے وہ شاید اہل ہو کیونکہ اس کا دماغ بھی مفلوج ہو چکا ہے فالج کی وجہ سے اور نہ پہلے اس نے کبھی انتظامیہ کی ڈیوٹی کی ہے، پہلی دفعہ اس کو مردان جیسا بڑا ضلع دیا ہوا ہے۔ سپیکر صاحبہ، میری ان لوگوں سے ریکویسٹ ہے جنہوں نے اس کو وہاں پہ لگایا ہے کہ اس کو فوراً مردان سے نکالیں، نہیں تو میں ان لوگوں کا جن کا روزگار انہوں نے خراب کیا ہے، کل سے میں ان کو کہوں گا کہ اپنا روزگار ادھر لگا دیں اور میں ادھر کھڑا ہوں، میں دیکھتا ہوں کہ یہ کمشنر کیسے آتا ہے اور ان لوگوں کا روزگار خراب کرتا ہے؟ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں اس بہزاد عادل کو کہ آکر کل ان کا روزگار آپ ان کو خراب کر دیں۔ میں ان کے سامنے کھڑا رہوں گا، اس کو گھسیٹ کر میں مردان کی حدود سے باہر پھینک دوں گا ان شاء اللہ، شکریہ، بہت مہربانی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Minister concerned, please, Arshad Ayub Sahib.

<u>جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی)</u>: تھینک یو میڈم سپیکر۔ یہ عبدالسلام صاحب کی بڑی Genuine شکایات ہیں۔ ایڈمنسٹریشن، مردان ایڈمنسٹریشن نے بھی اس کا ایک جواب دیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ جی، ادھر Anti Encroachment Drive ہم کر رہے تھے، سی ایم صاحب کی ہدایات پہ یہ جو ہماری ایک سکیم چل رہی ہے پورے صوبے میں، کیا نام ہے اس سکیم کا؟ "خوشحال کے پی" کے نام پہ، اور اس میں شاید یہ کوئی Incident پیش آیا ہے، تو میری تو گزارش ایم پی اے صاحب سے یہ ہے کہ آپ تھوڑا سا دل بڑا کریں، ہماری اپنی حکومت ہے، تو اس میں اگر کمشنر صاحب سے ہم کوئی جرگہ ورگہ کروا لیتے ہیں، ڈی سی بھی بیچ میں ہو، کمشنر مردان بھی ہو تو اس کا اگر حل نکال لیں تو وہ بہتر ہوگا مگر آنریبل ممبر میرے بھائی بھی ہیں، Colleague بھی ہیں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: کمیٹی کو بھیج دیں، پھر کمیٹی میں اگر وہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پہلے منسٹر صاحب کو سنیں پھر بعد میں دیکھتے ہیں، پہلے منسٹر صاحب کو سنیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی تو یہ ایشو آیا ہے، یہ Anti Encroachment میں ذرا تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں، یہ بڑا Sensitive معاملہ ہے، Naturally ادھر تجاوزات تو ہیں، پورے صوبے میں ہیں، ہم سب مانتے ہیں، اپوزیشن ممبران بھی مانتے ہیں، ہم گورنمنٹ والے بھی مانتے ہیں۔ جب بھی وہ Anti Encroachment Drive شروع ہوتی ہے، کسی حکومت کی طرف سے بھی، اس کا ایک ردعمل بھی آتا ہے، تجاوزات ہٹانا بھی بہت ضروری ہے مگر تھوڑا سا لوگوں کی Sentiment کو دیکھنا بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی زیادہ شدید قسم کا ادھر احتجاج ہو رہا ہے تو ان کو بٹھا کر سننا چاہیئے اور خاص کر ہمارے جو ممبران ہیں، اگر یہ کوئی اعتراض کرتے ہیں کسی جگہ اگر زیادہ Forcefully ایڈمنسٹریشن والے کام کر رہے ہیں تو ان کو بھی چاہیئے کہ ہمارے ممبران کی بھی سنیں، خواہ وہ اپوزیشن کے ہوں یا وہ گورنمنٹ کے ہوں کہ ایک درمیانی راستہ نکالنا چاہیئے۔ اس بات پہ تو کوئی دو رائے نہیں ہے، جو حکومت کی جگہ ہے وہ گورنمنٹ کی جگہ ہے، ادھر Encroachment نہیں ہونی چاہیئے مگر ان کو اعتراض اس ایشو پہ نہیں ہے، ان کو ڈپٹی کمشنر کے رویئے پہ اعتراض ہے، تو اگر یہ Insist کرتے ہیں، ان کی خواہش ہے کہ کمیٹی کو دیا جائے تو پھر بے شک سارے ممبران کا بھی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب! اگر آپ Satisfied نہیں ہیں تو کمیٹی کے حوالہ کریں گے ہم۔

جناب محمد عبدالسلام: میڈم سپیکر صاحبہ! شکریہ، منسٹر صاحب کا بھی بہت شکریہ۔ میڈم، ادھر میں نے آپ کو پہلے بتا دیا کہ آٹھ ایم پی ایز اور تین ایم این ایز ہیں، اس نے کس ممبر اسمبلی کو اعتماد میں لیا ہے، کس کو بٹھا کر ان کو کہا ہے کہ ہم یہ کام کر رہے ہیں؟ دوسرا Encroachment اور کسی کے کاروبار اور روزگار خراب کرنے میں بڑا فرق ہے، میں نے اپنی تحریک استحقاق میں بھی میں نے لکھا ہے کہ ان لوگوں سے نہ تو پبلک کو کوئی تکلیف ہے ان کے کام سے، نہ ان سے گورنمنٹ کو کوئی تکلیف ہے مگر یہ صرف اپنی ضد پہ اڑا ہوا ہے، پتہ نہیں اس کو کیا ضد ہے، ان لوگوں سے کوئی چڑ ہے ان کو، وہ اپنی ضد اور اپنی انا کو پورا کرے، ہم کسی کی انا کو پورا کرنے نہیں دیں گے، ہم اپنے ان غریب محنت کش مزدوروں کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور ان شاء اللہ اس کو مردان سے بھگائیں گے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو سجاد صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں، آپ ان کو سن لیں۔

جناب محمد عبدالسلام: استحقاق کمیٹی، پلیز استحقاق کمیٹی میں آگے بھیج دیں جی۔ استحقاق کمیټۍ ته۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب سجاد صاحب۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): تھینک یو میڈم سپیکر، جس طرح ہمارے منسٹر لوکل گورنمنٹ نے بات کی ہے، عبدالسلام صاحب کا استحقاق ہم سب کا استحقاق ہے، ہر ممبر کا استحقاق ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم کسی کی بات کو ہلکا لیں یا پھر اس کو جو ہے ناں Above ہر چیز نہ سمجھ لیں۔ میڈم، بات اس طرح ہے کہ چونکہ یہی معاملہ چیف ایگزیکٹیو کے نوٹس میں کل لایا گیا ہے اور Already اس کے نوٹس میں ہے یہ بات، اگر یہ معاملہ ادھر نہ بتایا جاتا، یہ چیز ڈسکس نہ ہوتی اور چیف ایگزیکٹیو نے اس پہ اچھا Response دیا ہے اور انہوں نے کہا ہوا ہے کہ یہ معاملہ

وہ خود ہی دیکھیں گے، تو پھر استحقاق تو ٹھیک ہے کہ اس کو ہم استحقاق کمیٹی میں بھیجتے ہیں لیکن پھر دوسری طرف یہ ہے کہ جب ایک مرتبہ چیف ایگزیکٹیو تک بات پہنچ گئی ہے، اس کے نوٹس میں لائی گئی ہے، ابھی اگر اس کو ہم ابھی استحقاق میں بھیجیں گے تو پھر اس کا استحقاق کہاں جاتا ہے؟ تو اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں عبدالسلام صاحب سے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک ہفتے کے لئے اس کو Defer کر دیں۔ (مداخلت) سنیں ناں سنیں، میری بات سن لیں، ایک ہفتے کے لئے Defer کر دیتے ہیں اور پھر اگر ایک ہفتے تک کوئی Response نہ ملا تو پھر ہم خود ہی اس کو اٹھالیں گے، استحقاق میں لے جائیں گے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جناب عبدالسلام صاحب! آپ کی کیا رائے ہے، اگر آپ Satisfied نہیں ہیں تو کمیٹی کو بھیج دیں گے ہم۔

<u>جناب محمد عبدالسلام:</u> میڈم سپیکر صاحبہ! میں اپنے حلقے کا سی ایم بھی ہوں، میں اپنے حلقے کا سپیکر بھی ہوں، میں اپنے حلقے کا منسٹر بھی ہوں، (تالیاں) جب مجھے وہ اعتماد میں نہیں لیتا، مجھ سے بات نہیں کرتا، میں تین دفعہ اس کے آفس میں گیا ہوں، میں نے ان کو منع کیا ہے کہ یہ کام مت کریں، ان غریبوں کو اگر نوکری دے سکتے ہو، بالکل کر دو، ان کو روزگار دو، میں آپ کے ساتھ ہوں۔ اگر آپ ان کو نوکری نہیں دے سکتے تو ان لوگوں کے بچوں کے منہ سے یہ حلال نوالہ مت چھینیں۔ میری ریکویسٹ ہے، اس کو آپ اسمبلی استحقاق کمیٹی میں بھیج دیں جی۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جناب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، لائق محمد خان صاحب۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> شکریہ سپیکر صاحبہ، ہمارے جو ممبر صاحب ہیں جن کا تعلق مردان سے ہے، یہ انتہائی شریف النفس اور تحمل مزاج انسان ہیں اور ہمارے سینیئر ہیں۔ یہ ڈی سی نے زیادتی اس سے نہیں کی، اس سارے ایوان سے کی ہے۔ جس طرح وہ کہتے ہیں، کمیٹی کو اس طرح اس کو بھیجیں (تالیاں) ورنہ اس پہ ہم احتجاج کریں گے۔ ہماری عزت سے کسی ڈی سی کی، کسی آدمی کی عزت زیادہ نہیں ہے، لوگوں نے ہمیں اس لئے نہیں بھیجا کہ ڈی سی ہماری بے عزتی کرے۔ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی کو سپرد کریں۔

(تالیاں)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the privilege motion No. 07, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u> The 'Ayes' have it. Privilege motion is referred to the Committee concerned. Mr. Fazal Elahi, MPA, to please move his privilege motion No. 4.

<u>جناب فضل الہیٰ:</u> شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر صاحبہ، میرے حلقہ رینگ روڈ پر پی ڈی اے کی طرف سے ہماری قوم، خلیل مہمند کی ذاتی جائیداد پر پی ڈی اے پشاور نے آپریشن شروع کیا جس پر ہم خود اور ہماری قوم رہائش پذیر ہے۔ بغیر کوئی معاوضے کے آپریشن شروع کیا گیا تھا جس پر علاقے کے عمائدین نے مجھ سے سے رابطہ کیا، اس وقت میں خود

عمائدین کے ساتھ پی ڈی اے کے دفتر پہنچ گیا، دس پندرہ بزرگان عمائدین کے ساتھ ڈائریکٹر جنرل پی ڈی اے کے آفس پہنچ گیا۔ ڈائریکٹر جنرل صاحب خود موجود نہیں تھے، میں نے عمائدین کو کانفرنس روم میں بٹھایا اور مذکورہ سٹاف سے کہا کہ عمائدین کو پانی پلایا جائے، انہوں نے پانی تک نہیں پلایا۔ سپیکر صاحبہ! توجہ درکار ہے آپ کی۔ اس دوران ڈائریکٹر پی ڈی اے سہیل فیروز صاحب آئے اور انہیں پوری بات تفصیل سے سمجھائی لیکن انہوں نے غیر مہذب اور جاہلانہ رویہ اختیار کرکے میرے اور میرے حلقے کے بزرگ عمائدین کی بے عزتی کی جن میں علاقائی مشران اور دیگر پارٹیوں کے سربراہان اور امیدواران موجود تھے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا سپیکر صاحبہ، درخواست ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کردیں اور مذکورہ آفیسر کے خلاف تادیبی کارروائی کرکے ان کو ضلع بدر کیا جائے۔

ڈپٹی سپیکر صاحبہ، جواب آیا ہے لیکن میں سب ممبران سے درخواست کروں گا کہ جب یہ کمیٹی میں جواب جائے تو میں بھی ساتھ قرآن پاک لے کر آؤں گا اور ان کے سامنے رکھوں گا اور میرے سامنے بھی رکھ دیں۔ چیئرمین صاحب کو میں کہوں گا کہ جو جواب دیا ہے اس پر، اور انہوں نے جھوٹ بولا ہے اور ایک اور جو ہے ہمارے پورے ایوان کے استحقاق کو مجروح کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحبہ، اس میں جھوٹ بولا گیا ہے، اس میں مجھ پہ الزام لگایا گیا ہے، جب میں نے بات کی کہ صرف ایک دن کا ٹائم دیں۔ میرے جو وزیراعلیٰ صاحب ہیں، انہوں نے کہا جیسے میرے بھائی عبدالسلام صاحب نے کہا کہ سی ایم صاحب نے کہا کہ آپ جتنے بھی ممبران اسمبلی ہیں، اپنے علاقے کے آپ سی ایم ہیں، اگر کوئی ایشو ہو تو آپ ادھر ہی حل کردیں۔ میں نے ان کو کہا کہ مجھے صرف ایک دن کا ٹائم دیں کہ میں سی ایم صاحب سے بات کروں کہ Encroachment کی جو Meaning ہے، وہ ڈی جی صاحب کو پتہ نہیں ہے، ڈی جی صاحب اور اس کے چار پانچ جو بندے ہیں، ان شاء اللہ میں پوری ایک قرارداد لے کر، کرپشن کی داستانیں لے کر آؤں گا، دکھاؤں گا یہاں پر کہ انہوں نے کتنی کرپشن کی ہے؟ چوبیس پوائنٹس میں نے لکھے ہیں سپیکر صاحبہ، ان شاء اللہ میں لے کر آؤں گا یہاں پہ، یہ ایسی بات نہیں ہے اور انہوں نے کہا مجھے، میں نے کہا کہ ایک دن کا ٹائم دیں، کہتے ہیں میں نہ، منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، نہ ان کو مانتا ہوں نہ سی ایم صاحب کو مانتا ہوں اور نہ میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو مانتا ہوں، تو ان کو میں نے کہا صرف ایک دن دیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میرے ساتھ تمام پارٹیوں کے عمائدین آئے ہوئے ہیں، ان کی سفید داڑھیاں ہیں، جرگہ، پختون ہو کہ نہیں ہو؟ میں نے کہا ڈپٹی سپیکر صاحبہ، جب انہوں نے انکار کیا تو میں آرام سے اٹھا ہوں اور صرف میں نے اس کو Well done کا نشان بنا کر دیا کہ شاباش تھینک یو، چلیں ٹھیک ہے، آپ کرنا چاہتے ہیں تو آ جائیں، باہر آکر اپنی قوم خلیل مہمند کو میں نے کہا کہ تم لوگوں کی ایک پہچان ہے کہ تم دوستی بھی کرتے ہو تو اپنا سر ہتھیلی میں رکھتے ہو اور جب عزت کی بات ہوتی ہے تو تم لوگ خلیل مہمند قوم اپنا سر ہتھیلی میں رکھتے ہو اور جب زمین اور جائیداد کی، اور کوئی ظلم کر رہا ہوتا ہے، تو میں نے یہ دفتر سے باہر اپنی قوم کو بتادیا کہ جاؤ اور اپنے آپ کو سنبھالو، اپنی جائیدادوں کو سنبھالو۔ اگر اس طرح ایک Helper جو جعلی ڈگریوں سے آکر ڈائریکٹر بنتا ہے، ایک چوکیدار جو ڈگری لیتا ہے اور آج ڈائریکٹر ہے، چوکیدار بھرتی ہو کر آج وہ

ڈائریکٹر ہے، میں کہتا ہوں اگر ہم ان کی انکوائری نہ کریں منسٹر صاحب، تواللہ کی قسم ہمیں قبر میں بھی آرام نہیں آئے گا کیونکہ لوٹنے کے لئے یہ ملک بنا ہے کہ جو بھی آئے اس کو لوٹے، جو بھی آئے، ایک ایک افسر کے گھر میں دس دس گاڑیاں کھڑی ہیں، میں نے ثابت کرنا ہے سپیکر صاحبہ، میں Floor of the House وعدہ کرتا ہوں، آپ سے بھی وعدہ کرتا ہوں، معزز ممبران سے بھی وعدہ کرتا ہوں کہ ایک ایک کرپشن کو میں ثابت کروں گا، واللہ کہ میں چھوڑ دوں، کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا کیونکہ 1996 سے لے کر یہ میرے قائد کا مشن ہے، یہ امت مسلمہ کے لیڈر عمران خان کا مشن ہے، میں کسی کرپٹ آدمی کو نہیں چھوڑوں گا، چاہے وہ میرا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو، میرا باپ کیوں نہ ہو، میں نہیں چھوڑوں گا، کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ تو سپیکر صاحبہ، یہ جو جواب ہے، یہ میں جس دن آؤں گا کمیٹی میں، قرآن پاک ساتھ لے کر آؤں گا، اس پر ایک بات پھر یہ بتادیں، ایک بات پھر یہ بتادیں کہ جی آپ کو یہ یاد نہیں میرا وہ، یا میں نے کوئی بات نہیں کی، یہ سب جھوٹ پر مبنی ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم یہ کمیٹی کو بھیج دیں اور اس کی انکوائری بھی کرلیں کہ ایک چوکیدار سے ڈائریکٹر کیسے بنتا ہے؟ والسلام، تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Minister concerned, please.

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): تھینک یو میڈم سپیکر۔ میرے بھائی حاجی صاحب نے بڑی اچھی طرح باتیں کی ہیں اور بڑے Emotional بھی ہوئے ہیں، یہاں پہ جواب جو پی ڈی اے کی طرف سے آیا ہوا ہے یہ Satisfactory نہیں ہے اور میں نے اپنے طور پہ کچھ معلومات کروائی ہیں، کافی ساری چیزوں پہ غلط بیانی کی گئی ہے۔ بات ادھر ہی آگئی ہے، یہ جو Anti encroachment drive چل رہی ہے، یہ بڑی اچھی سکیم ہے ہماری حکومت کی، سی ایم صاحب کے عوامی ایجنڈے میں یہ ساری سکیم اس کا یہ حصہ ہے، بڑا Important حصہ ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے، ہمارے ممبران نے جو اپوزیشن کے بھی ہیں، غیر قانونی کام کوئی بھی نہیں چاہتا، نہ کوئی سپورٹ کرتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جدھر ممبران کی عزت بے عزتی کا سوال آتا ہے، ہم کابینہ کے جو ممبران بھی ہیں، باقی ہمارے پارٹی کے، اپوزیشن کے ممبران بھی ہیں، ان سب کی عزت بڑی اہم ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ان کی بات سنی جائے، یہ عوامی نمائندے ہیں، یہ ایک ایک بندہ تیس تیس، چالیس پچاس ہزار ووٹ لے کر ادھر آیا ہوا ہے، تو جب ان کا کوئی جائز ڈیمانڈ ہوتا ہے یا لوگوں کی کوئی تکلیف دیکھتے ہیں، مہنگائی کا ایک ظالمانہ دور چل رہا ہے، غریب لوگ اگر کوئی اپنی ریڑھی، ٹریلر یا کچھ لگاتے ہیں، Anti encroachment جو ایک Drive ہے، اس کے اندر اگر وہ آجاتے ہیں تو میرے خیال سے افسران کو، جو بھی کوئی منسٹری ہو یا اتھارٹی ہو، کم از کم ہمارے ممبران، جو غریب لوگ ہیں ان کی بات سننی چاہیئے، اگر کوئی ان کو ٹائم اگر دے سکتے ہوں تو ان کو تھوڑا بہت ٹائم بھی دینا چاہیئے Adjustment کے لئے، تو میں بالکل حاجی صاحب کی قرارداد جو انہوں نے پیش کی ہے ادھر، پریویلج موشن، اس میں مجھے کوئی ابہام نہیں ہے، اس کو ضرور بھجوائیں، کمیٹی کو بھجوائیں اور اس کی Thorough investigation ہونی چاہیئے اور اگر یہ پی ڈی اے والوں نے غلط بیانی کی ہے تو میری گزارش ہوگی میڈم سپیکر، یہ ایک بڑا Honourable House ہے، لوگوں کے Elected نمائندے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی بھی افسر

اس August House میں، اس اسمبلی کے سامنے کاغذی اگر غلط بیانی کرتا ہے تو اس کی سزا آپ کو تجویز کرنی چاہیئے اور وہ سزا اس افسر کو ضرور ملنی چاہیئے۔ بہت شکریہ جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> فضل الٰہی صاحب! اگر آپ Satisfied ہیں، تو منسٹر صاحب کی باتوں سے Agree کرتے ہیں آپ؟

<u>جناب فضل الٰہی:</u> سپیکر صاحبہ! کس بات سے میں Satisfy ہو جاؤں؟ جھوٹ سے، الزام تراشی سے، اس لئے ہم نے زندگی وقف کی ہے؟ یہ جو بیان ہے، یہ جھوٹ پر منسٹر صاحب نے اپنا فرض پورا کیا، انہوں نے کہا کہ یہ جھوٹ پر مبنی ہے۔ میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر صاحب اگر کہے تو آپ لکھیں ساتھ، اس پریویلج موشن کے ساتھ کہ ان کو Suspend کرکے اور ان کی انکوائری ہونی چاہیئے کہ جعلی ڈگریوں پر یہ ڈائریکٹر بنے ہوئے ہیں، چوکیدار سے آج ڈائریکٹر بنا ہوا ہے، چوکیدار سے ڈائریکٹر۔ میں نے پوائنٹس لکھے ہوئے ہیں، منسٹر صاحب کو میں آج Copy provide کروں گا، میرا وعدہ ہے آپ سے، میں جھوٹ سے، میں جھوٹ سے نہیں، میں نہ جھوٹ بولنے والا بندہ ہوں اور نہ میں، 1996 سے لے کر جب سے Politics میں ہوں، ایک بات نہیں کی، اللہ کے فضل وکرم سے نہ کوئی کرپشن کی، نہ میں کرپشن کرنے والوں کو چھوڑوں گا، نہ میں جھوٹے لوگوں کو چھوڑوں گا، یہ جھوٹ ہے، سب جھوٹ ہے، میں ان شاء اللہ ثابت کروں گا کہ یہ جھوٹ بولا ہے اور میں Satisfy نہیں ہوں جی، یہ بھیج دیں کمیٹی کو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی عبدالسلام صاحب! کچھ کہنا چاہتے ہیں آپ۔ جی لائق محمد خان صاحب۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> شکریہ آپ کا۔ منسٹر صاحب نے جس طرح کہا، ڈی جی اور ڈائریکٹر وہ صاف دوٹوک کہتے ہیں کہ ہم صوبائی گورنمنٹ کے ماتحت نہیں ہیں، اب منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ وہ صوبائی گورنمنٹ کے ماتحت ہیں کہ نہیں ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو ہم سے آزاد ہیں، اگر ہیں ان کو اس بات پہ سنگین سزا دینی چاہیئے۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the privilege motion No. 08, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u> The ‘Ayes’ have it. Privilege motion is referred to the Committee concerned.

یہ گیلری میں ایم این اے بشیر خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اسمبلی کے Floor سے میں ان کو خوش آمدید کہتی ہوں، میں اسمبلی کی جانب سے طلباء جناح سکول اینڈ کالج برائے بوائز مانسہرہ کو اسمبلی کی کارروائی دیکھنے پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ جناب نیک محمد خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب نیک محمد خان(معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ریلیف وآبادکاری): لالیه دغه انقلاب د زړه به نه ماتوي۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ جناب سپیکر، د ډیرو ورځو نه مونږ دلته ناست یو او د ظلم زیاتی په باره کښې مونږ دااورو او زه دې ته حیران یم چې زه دا خپل ظلم زیاتے د کوم ځائې نه شروع کړم، د 9 مئی نه شروع کړم او که د پنډئ احتجاج نه شروع کړم درته او که د نارتھ وزیرستان چې اوس دا بله ورځ تاسو ته به پته وی چی انسانان خو پریږده مال مویشی هم نشو بچ، ظلم زیاتے دومره د حد نه زیات شولو چی په وزیرستان کښې ځو ورځې مخکښې Cross firing اوشو چی په هغې کښې د مال منډئ او د سبزی مارکیټ چی په هغې کښې به خلقو سبزی اغستله، دا ټول هر شے اوسوزیدو او داسې نمونه فائرنګ اوشولو، ولاړې غواګانې او میخې په موګی باندې په پړی تړلې دا په ولاړه باندې اوسوزیدلې، نو یره دغې ته زه دا نمونه ظلم وایم لکه څنګه چی اسرائیل په بیت المقدس باندې کوی، دا نمونه ظلم په وزیرستان کښې شروع دے۔ جناب سپیکر، تاسو ته به پته وی چی د کومې حلقې نه زه یم، د شمالی وزیرستان نه، په دیکښې د شلو کالو نه بدامنی شروع ده چې په یو ټائم کښې په مونږ باندې دا اولګوله چې دلته کښې دهشتګرد دی خو تاسو به دا خپله علاقه صفا کوئ او مونږ به تاسو ته صفا کلیئر وزیرستان درکوؤ۔ د هغه وزیرستان خلقو دغه ورسره اومنله او دا قربانی ئې ورکړله چې خپل کورونه بازارونه، دا ئې ډک پریښودل، په ایمرجنسی کښې خلق رااووتل، بې ادبی معاف چې خزې هم رانه ډیرې بې پردې شولې او دغه خلقو د نارتھ وزیرستان دا قربانی د دې دپاره ورکړې وه چې مونږ ته به دوئ کلیئر وزیرستان صفا ستهرا وزیرستان راکوی۔ دا خلق راغلل د آئی ډی پی په شکل کښې په ټول په دې بهر په پاکستان کښې، په لاهور، په کراچئی، په پشاور باندې، په بنوں باندې، د آئی ډی پی په دغه باندې وخت تیرولو د آته کالو نه، بیا اعلان ورته اوشولو چې تاسو ته مې وزیرستان کلیئر کړلو، هر سړے خپل کلی ته وزیرستان ته خپل کور ته تللې شئ۔ کورونه وران، بازارونه وران، دکانونه، بې ادبی معاف چې دا زمونږ کمبلې اغستې ئې وې، هغه هم بهر لړه شوې وې، دغه خلقو دا اعلان کړے وو چې نه مونږ تاسو ته کلیئر درکړے دے، بیا ئې په دې بهانه باندې مونږ ته په کور باندې څلور څلور لاکهه روپئی کیښودلې، په څلور لاکهه تاسو ته پته ده چې یو خیمه هم نه جوړیږی او دا خلق پخپله باندې لګیا شول، لکه تاسو ته به پته وی چې دا زمونږ خلق ډیر زیات په بهر ملک کښې په مسافرئ باندې وی، په دبئی، په قطر، په سعودیه کښې، د هغه ځائې نه راګټی او په خپله قبیله په خوئندو په ورونړو باندې ئې خوری۔ مونږ بیا ټول وزیرستان خلق لګیا شولو، نه دوئ مونږ له په هغه څلورو لاکهو باندې کورونه یا بازارونه جوړ کړی دی، دغه خلقو دغه مسافرو ورونړو ورته رالیږلې، خپلې خوئندې میندې پلارونه ورونړه، دا

کورونه ئې آباد کړل خو مونږ ته ئې دا وئیلي وو چې تاسو ته وزیرستان بالکل صفا ستهرا دے۔ د هغه ورځې نه ظلم زیاتے دهشتګردی په وزیرستان کښې روانه ده خو ډیرې نه درته کوم چې د وزیرستان اتمانزئی په نوم باندې مشران راپاڅیدل چې مونږ امن غواړو، څوارلس میاشتې ئې تیرې کړلې، د دې غریبانو د دې مشرانو په دغه کښې چې مونږه امن غواړو امن نشته، اوس ئې د امن په نوم باندې تقریباً میاشت پنځلس ورځې مخکښې اعلان اوکړلو چې ټول وزیرستان بلکه د ساؤتھ سره نیزدې بنوں، دا به ټول راځی د امن په نوم باندې، امن پسند په نوم باندې به مونږکښینو چې مونږ امن غواړو، چې کله وو زه پخپله هم موجود ووم پکښې، د تحریک انصاف د پی ټی آئی یو ورکر، چې واپسی مونږ کوله راتلو، په لاره کښې Target killing اوشولو او شهید شو۔ دوه ورځې بعد رزمک، تاسو ته به پته وی چې په وزیرستان کښې رزمک داسې علاقه ده چې ډیر لرې لرې نه خلق لکه څنګه چې مری ته ځی داسې رزمک ته هم راځی د چکر دپاره، او ښکلې او یخه علاقه ده، په هغې کښې هم بیا بدامنی اوشوله چې څو کسان پکښې شهیدان شول، دا خلق د نارتھ وزیرستان والا دغې ته په سوچ کښې دی، یو وار خو مې آته کاله نهه کاله بهر تیر کړی دی د آئی ډی پیز په نوم باندې، اوس مونږ د دې په نوم باندې راغلی یو چې زمونږ علاقه کلیئر ده او په دې آته نهه کاله په لس کښې نه کلیئر کیږی، اوس مونږ څه اوکړو؟ نن هم د میرانشاه بازار د میر علی بازار بلکه ټول نارتھ وزیرستان روډونه بند، احتجاجونه، سکولونه، هسپتالونه، یونیورسټئی، دا هر شے بند دے۔ مونږ تاسو په ظلم خبرې کوؤ چې ظلم مونږ سره اوشو، هغه بله ورځ مونږ چې کوم پنډئ جلسې ته لاړ وو، زه پخپله پکښې ووم، مخکښې مې یو ځل هغه والا جلسه وه په هغې کښې مې سترګې خرابې وې، پرون بیا مونږ په هغې باندې اول روان وو خو لکه ما ته پته وه چې تا باندې اثر زیات کوی، زما خپل ورور او زما چې د حلقې کوم کسان وو آته نهه، لس کسان هغه هم ورکښې خراب شوی وو، نور زه وایم چې دا ظلم خو دے ، چې مونږ پرامن احتجاج کوؤ او ته په مونږ باندې شیلنګ کوې او بیا دوه درې کسان په ګولئی باندې اولې خو دا زه وایم چې ډیر غټ ظلم دے چې په نارتھ وزیرستان، په شمالی وزیرستان کښې په Cross firing کښې په موګی په پری ترلې غواګانې هم دغسې مړې شی، زه وایم چې پاکستان کښې نه، د مسلمانانو په ملکونو کښې، په یو ملک کښې هم دا دومره زیات ظلم نه وی شوے چې دا کوم چې مونږ سره کیږی۔ زه چې څومره ایم پی ګان ناست دی، دوئ ته زه دا یو ریکویسټ کوم چې زیاتے دے ، په غونډ KPK کښې بلکه په پاکستان کښې خاصکر د پاکستان تحریک انصاف مونږ سره، خاصکر د عمران خان سره چې کوم ظلم کیږی، دا د حد نه وتلے دے بالکل، خو دا د وزیرستان والا تاسو لږ دې ته اوګورئ چې په پری باندې ترلې ځناور او په ژوندینې باندې اوسوزولې شی،

زه وایم چې دا خو به بالکل څوک نه کړی برداشت۔ ما د سی ایم صاحب نه په هغه ټائم باندې دې خلقو ته د معاوضې مطالبه اوکړله، دوئ اووئیل چې بالکل دا صحیح ده، د هغې هم زه دا یو ریکویسټ کوم چې زر نه زر دوئ ته، دې خلقو ته دا معاوضه هم ملاؤ شی او باقی خبرې نه اوږدوم، موضوع په بل طرف روانه وه خو ما صرف د دې دپاره نن اوکړله چې د دې خلقو په ذهن کښې دا راشی چې یره د وزیرستان د آواز والا هم خلق شته، مونږ خو چې راغلی یو، دې خلقو په مونږ باندې یو اعتماد کړے وو، زه په ایمان سره وئیلې شم چې زه خو چې راغلم، دې ځائې کښې مې چې دا حالات اولیدل، زه ډیر افسوس په دې څیز کوم چې په شپږو میاشتو کښې هغې خلقو ته زه دروغ مې بالکل عادت نه دے چې زه دا ورته اوکړم چې دا ما کړی دی، دا کړی دی، په شپږ میاشتو کښې یوه پیره ما یو ټیوب ویل چا ته ورنوړو چې دا اووینه راشه، دا مې درته کړے دے، تقریر خو ما ته بالکل، زما ذهن دا نه اخلی چې روزانه پاڅه او په سټیج باندې (تالیاں) اودریږه چې د پاسه نه د فوټوګان راځی، هر چا یو خپل ضمیر وی، زما ضمیر دا نه اخلی چې زه روزانه ولاړ یم او یوه خبره وی او یو ځائې ته نه رسیږی، زه نن دا وایم چې کومې خبرې ما اوکړلې او کوم ظلم زیاتے شوے دے، په دې باندې د صحیح عمل اوشی۔ نه مې د روډ مطالبه کړې ده، نه مې د هسپتال مطالبه کړې ده او نه مې تا ته د کالج د یونیورسټئی مطالبه کړې ده، د امن او دا کوم چې د وزیرستان سره پرون نه هغه بل پرون یو دوه ورځې مخکښې کوم ظلم زیاتے اوشولو، د هغې مې سخته مطالبه ده او بالکل د عمل هم پرې اوشی۔ شکریه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب سجاد احمد خان صاحب۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ میڈم ڈپٹی سپیکر۔ میں جناب، ہمارے دوست احمد کنڈی نے بڑی جوشیلی تقریر کی کل اسمبلی میں اور اس سے پہلے عدنان خان نے بھی کچھ باتیں کی تھیں اور پھر ہم جب جواب دیتے ہیں تو پھر ملتے نہیں ہیں اور یا پھر کورم کا وہ بہانہ بنا کر ہمیں کہنے سے ایک قسم روک دیتے ہیں۔ میڈم سپیکر! ہمیں ایسا لگ رہا ہے کہ فارم سینتالیس کی بنیاد پر جو جو عہدے تقسیم ہوئے ہیں، جو بھی حکومتیں بنی ہیں، ان کا آج کل صرف ایک ہی کام ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ سردار علی امین خان کو دیکھتے رہتے ہیں کہ وہ کیا کھاتا ہے، کیا کرتا ہے، کہاں جاتا ہے، کہاں نہیں جاتا؟ ان کا اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ بھئی، ہم تو ان سے مطالبہ کر رہے ہیں، ہمارے اوپر اعتراض کرتے ہو کہ ہم کام نہیں کرتے تو آپ لوگ صرف ایک ہی کام کر رہے ہیں کہ سی ایم خیبر پختونخوا کہاں گئے، کیا کیا، کیا کہا؟ اور جب حق کی بات کرتے ہیں، اس میں بھی اعتراض، جب بیٹھتے ہیں، حق کی بات نہ کریں اس پہ بھی اعتراض، میں احمد کنڈی کی 27 جون 2020 کی ایک تقریر سن رہا تھا تو ہم نے پچھلے دنوں ہو بہو وہی کیا ہے جو اس نے تقریر میں ہمیں مشورہ دیا تھا کہ آئیں چلیں اور مرکز میں جائیں اور ان حکمرانوں کو گریبان سے پکڑ کر اپنے حقوق لائیں اور ان کو

گھسیٹیں، تو (تالیاں) ہم نے Exactly وہی کیا ہے۔ میں آج یہ نہیں کہہ رہا کہ احمد کنڈی نے پرسوں باتیں کی ہیں غلط کی ہیں، میں کہتا ہوں کہ ان کی کچھ باتوں کے ساتھ ہمارا بالکل اتفاق ہے، سب سے پہلے انہوں نے کہا ہے کہ آپ کے وزیر اعلیٰ سردار علی خان نے ڈنڈا اٹھایا ہوا ہوتا ہے، بالکل اٹھایا ہوا ہوتا ہے، ہم اس کی جو ہے ناں اس بات کی تصدیق بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہاں بالکل اٹھایا ہے، کس کے خلاف؟ آئین کے توڑنے والوں کے خلاف، جبر کرنے والوں کے خلاف، (تالیاں) ظلم اور ظالم کے خلاف اور کس کے لئے ؟ امن کے لئے، اپنے حق کے لئے، اپنے صوبے کے حقوق کے لئے، ہمیں کوئی ایسا وہ نہیں ہے، شوق نہیں ہے، ہم بغیر کسی مقصد کے اٹھیں اور جائیں۔ آج کل میڈم سپیکر، آپ خیبر پختونخوا کی تاریخ دیکھ لیں کہ کسی کو بھی وزارت اعلیٰ کا عہدہ جب ملا یا وزیر کا جب ملا تو ہمیشہ اپنے عہدے کے لحاظ سے کہ کہیں اس کو کوئی فرق نہ پڑ جائے، اس کے تحفظ کے لئے Even کام کر رہا تھا نہ کہ عوام کے لئے۔ میڈم سپیکر، یہ واحد وزیر اعلیٰ ہیں جس نے اس چیز کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا کہ میرا عہدہ بچ جائے بلکہ ہمیشہ حق کے لئے اٹھا، جمہوریت کی بقاء کے لئے اٹھا، صوبے کے حقوق کے لئے اٹھا، صوبے کے عوام کے دکھ اور درد کے لئے اٹھا تا کہ عوام کو بچائے۔ میڈم سپیکر، ایک بہت ہی Interesting بات آپ کو بتاؤں اور دکھ درد والی بھی ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پہ سردار علی امین خان پہ ایک یہ الزام لگایا گیا کہ یہ افغانستان سے براہ راست کیسے بات کر سکتا ہے حالانکہ انہوں نے افغانستان سے بات کرنے اس طریقہ کار سے نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ بھئی! آپ لوگ افغانستان سے کسی نہ کسی نہج پہ، کسی نہ کسی نسبت پہ، کسی نہ کسی لیول پہ بات شروع کر دیں کیونکہ ہماری ریاست کا بیانیہ یہ ہے کہ یہ ہمارے پاس جتنی بھی دہشتگردی ہو رہی ہے، یہ ساری افغانستان سے ہے کہ ادھر سے ہو رہی ہے تو انہوں نے کہا آپ بات کر لیں، بارہا یہ بات کی اور ایپکس (کمیٹی) میں باقی ہر فورم پہ بات کی، میڈیا پہ Even بات کی لیکن میڈم سپیکر، جب بات نہیں ہو رہی تھی تب انہوں نے کہا کہ اگر آپ لوگوں کو کوئی مشکلات ہیں، آپ لوگ بات نہیں کر سکتے ہیں تو ہماری ان کے ساتھ ایک نسبت ہے، ہم سارے افغان قوم ہیں، جتنی بھی ہیں تو ہم ان سے بات کر سکتے ہیں، تو اس بات کو انہوں نے بڑا الٹا سیدھا پیش کیا مختلف فورمز پہ، میڈیا پہ خواجہ آصف نے۔ اب میڈم سپیکر، میں ان سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ جب اسامہ بن لادن کا واقعہ ہوا اور وہ ہلاک ہوئے اور اس میں شہباز شریف کا ایک خط نکل آیا، اس کے سامان میں سے اور شہباز شریف نے اس کو خط لکھا تھا کہ آپ پنجاب میں یہ کارروائیاں نہ کریں، آپ کو جو بھی مالی معاونت ہو گی، جو بھی ہو گا، جو بھی Facilitation ہو گی، جو سہولت کاری ہو گی، وہ ہم کریں گے۔ میڈم سپیکر، سوال یہ بنتا ہے میرا کہ اگر شہباز شریف کو یہ حق تھا کہ وہ پنجاب کے لئے یہ بات کریں، پنجاب کے حق کے لئے کریں، اس کا مطلب ہے کہ شہباز شریف کو پاکستانی یا پاکستانی شہری یہ صرف پنجاب والے ہی لگ رہے تھے، یہ باقی صوبوں والے جو ہیں، ان کی کوئی قیمت نہیں، ان کی کوئی قدر نہیں، یہ بات نہیں کر سکتا تھا کہ اگر آپ لوگوں کو کوئی مسئلہ ہے، اگر آپ لوگوں کو کوئی سہولت کاری چاہیئے، کوئی Finical facilitation چاہیئے تو پھر جو ہے ناں ہم دے دیں گے لیکن پاکستان میں یہ کارروائیاں نہ کریں، یہ پاکستان کا لفظ اس نے استعمال نہیں کیا، اس پہ نہ تو خواجہ آصف کوئی بولا ہے، اس پہ نہ کوئی اور قیادت ان کی بولی ہے جو

آج کل فارم سینتالیس کے زمرے میں بیٹھی ہوئی ہے لیکن جب ہمارا وزیر اعلیٰ ایک حق بات کرتا ہے، وہ کیوں بات نہیں کرے گا، وہ کیوں بات نہیں کرے گا؟ اب احمد کنڈی نے ایک بات کی کہ ہمارا بد نصیب صوبہ ہے، اس میں تو کوئی شک نہیں ہے، ہم اس کی اس بات کے ساتھ پورا اتفاق کرتے ہیں کہ جو صوبہ پچھلے چالیس پینتالیس سالوں سے ایک ایسی جنگ ان کے اوپر مسلط ہے جن کو کچھ پتہ نہیں ہمارا کیا بن رہا ہے کیا ہو رہا ہے، 80ہزار سے زیادہ لاشیں اٹھائی ہیں اور عجیب، اور اتنے دردناک اور خوفناک واقعات ہوئے ہیں کہ انسانیت اس سے کانپ اٹھے گی، جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ یہاں ہمارے ساتھ ہو رہا ہے میڈم سپیکر، جب ایک صوبے میں امن ہی نہیں ہوگا، میں ایسی ترقی کو کیا کروں گا؟ میں ایسی یونیورسٹیاں ہزار بھی بنالوں، میں ایسی عمارتیں ہزار بھی کھڑی کر دوں، میں ایسے ہزار ڈیم بنالوں، اپنی زمینیں ہموار کر لوں، اپنے کھیت سجالوں، سب کچھ کر لوں، صبح جب میں یونیورسٹی جاتا ہوں تو مجھے یہ یقین نہیں ہوتا کہ میں یونیورسٹی خیر سے پہنچوں گا کہ نہیں؟ اور پھر جب واپس آتا ہوں تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میں خیر سے گھر پہنچوں گا کہ نہیں؟ تو یہ بد قسمتی اور ایسی کیا ہے جو مارنے والے کو معلوم نہیں کہ میں اس کو کیوں مار رہا ہوں اور یہ کون ہے اور مرنے والے کو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ جو میں مر رہا ہوں اس کی وجہ سے، یہ کون ہے اور کیوں مار رہا ہے مجھے؟ ہماری یہ کیفیت چل رہی ہے، پچھلے چالیس پینتالیس سال سے، اس کے خلاف اگر میرا وزیر اعلیٰ سردار علی امین خان نے ڈنڈا اٹھایا ہے تو کونسی غلطی کی ہے؟ اب یہاں تک بات پہنچی میڈم سپیکر، کہ ہمارے مویشی تک بھی محفوظ نہیں، اب ان مویشیوں کا یہ جو ابھی میر علی میں، ہمارے منسٹر صاحب بتا رہے تھے، میر علی میں جو واقعہ ہوا ہے، جو رسی کے ساتھ باندھے ہوئے تھے، جل گئے کھڑے کھڑے جل گئے۔ اب میڈم سپیکر، ہم اگر معلوم کریں، ان کا تعلق نہ ٹی ٹی پی سے تھا، ان بھینسوں کا اور گائیوں کا، نہ طالبان کے ساتھ ان کا کوئی تعلق تھا، نہ پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ ان کا تعلق تھا، نہ اس کا پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تعلق تھا، نہ پیپلز پارٹی کے تھے، نہ یہ گائے بھینس دہشتگرد تھیں اور نہ انہوں نے کوئی TTP join کی ہوئی ہے اور نہ کوئی یہ بات کہ فوج کی تھیں، تو میڈم سپیکر! یہ ہو کیا رہا ہے؟ تو اس سے بڑی بد قسمتی کیا ہے اور میں قربان جاؤں ہمارے میڈیا پہ، معاف کریں اور یہ اس چیز کو دل پہ نہ لے کیونکہ جب ان کے بارے میں بات کرتے ہیں تو پھر یہ دل پہ چیز لے جاتے ہیں کہ سندھ میں ایک اونٹ کی کسی نے ٹانگ کاٹی تھی اور پتہ نہیں کتنے دنوں سے پورا نیشنل میڈیا لگا ہوا تھا کہ کتنا بڑا ظلم ہوا ہے لیکن ہماری اتنی جو پوری مارکیٹ، پوری ہماری مویشی منڈی میں جانور زندہ جل گئے لیکن مجال ہے کہ سوشل میڈیا کے علاوہ شاذ و نادر کوئی اینکر اس کو تھوڑا سا ایسے پیش کر دیتا تھا جیسے موسم کا حال بتا رہا ہو۔ میڈم سپیکر، یہ آج سے نہیں ہو رہا ہے، اس دہرے نظام کے خلاف اگر ہمارا اسی ایم اٹھتا ہے تو صحیح اٹھتا ہے، وہ کہتا ہے ناں کہ:

ے زہ شومہ بد نصیبہ
لا بہ سوزم لا بہ مرمہ
لا بہ ځان تہ لګوؤمہ
لا بہ تور د ریاب لہ ځمہ

ہمارا تو یہ حال بنا ہوا ہے میڈم سپیکر، اب ہمیں کنڈی صاحب کہہ رہے ہیں کہ 55 لاکھ بچے ہمارے بغیر سکولوں کے ہیں، بابا! بالکل ہمارے 55لاکھ کیا، ہم تو نسلوں کی بات کر رہے ہیں، یہ 55لاکھ تو گئے اور آگے 55لاکھ آنے والے ہیں، ہم بچیں گے تو ہماری جان کی حفاظت ہو گی، امن و امان کی حفاظت ہو گی تو آگے ہماری نسلیں بڑھیں گی Otherwise ہماری تو کوئی نسل، ہمارا تو Future خطرے میں ہے، ہماری تو نسلیں خطرے میں ہیں، تو ہم نے کب کہا ہے؟ اور ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ جرگوں کی جو بات کر رہے ہیں، بھائی! جرگے کریں، جرگے ہونے چاہئیں، بات ہونی چاہیئے ہماری سیاسی جماعتوں کی لیکن ہمارے ساتھ جو ادھر ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، اپوزیشن کے بھی ہیں، میں ان سے کہتا ہوں، جو بات کرنی ہے تو اپنی قیادت کے بیانات کی روح میں بات کریں کیونکہ آپ جو ادھر باتیں کر رہے ہیں، وہ کچھ اور ہیں لیکن آپ کی قیادت جو بات کرتی ہے وہ کچھ اور ہے۔ ہمارے اپوزیشن ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی نیتوں پہ ہمیں کوئی شک نہیں لیکن خدارا ہم کہتے ہیں کہ قیادت آپ کی جب بات کرے تو اس کا بھی سوچنا چاہیئے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ اور ان کی نفی کریں، کیا ہم صوبائی لیول پہ اگر مرکزی سطح پہ نہیں کر سکتے ہیں تو صوبائی سطح پہ کریں کہ ہم قطعی طور پہ جو ہے ناں، باقی میڈم! یہ جو کسی پہ ذاتی اٹیک یہ جو ہمارے ممبران صاحبان نے پچھلے دنوں کیا ہے کہ بشریٰ بی بی کے حوالے سے، ان کی ذات کے حوالے سے، خان صاحب کی ذات کے حوالے سے، یہ ان کا نیچا لیول دکھا رہا ہے، اس طرح کی بات نہ ہم کرتے ہیں نہ ہم سوچتے ہیں، کسی کے بارے میں بھی اور نہ پھر ہم سنتے ہیں اور ہم سنیں گے بھی نہیں ایسی باتوں کو، جو بھی Below the belt بات کریں گے ہم اس کو پہلے سنیں گے نہیں، پہلے کرنے بھی نہیں دیں گے اور اگر انہوں نے کوشش کی تو پھر اس کا ایسا منہ توڑ جواب دیں گے جس سے ماحول خراب ہو جائے گا، ہم کسی کو بھی اجازت نہیں دیتے ہیں کہ اس طرح بات کریں، جس طرح پچھلے دنوں انہوں نے کی ہے، جب جواب آئے گا تو اس سے گندا جواب آئے گا، فائدہ کیا ہوا؟ یہ صوبائی اسمبلی کا فورم ہے، پورا صوبہ اس کی طرف دیکھ رہا ہے کہ ہمارے مسائل حل ہو جائیں اور ہمارے وزیر اعلیٰ کو، اگر ہمارا وزیر اعلیٰ ڈنڈا اٹھا رہا ہے، اس کی طرف نہ دیکھیں کیوں اٹھا رہا ہے؟ یہ Reason دیکھیں میڈم سپیکر، لیکن میں ان کو ایک مشورہ دیتا ہوں کہ بجائے ہماری طرف، ہمارے وزیر اعلیٰ کی کردار کشی یا اس کی گفتار پہ بات کر رہے ہیں یا ہمیشہ اسی پہ Focus کیا ہوا ہے، بھئی! آپ لوگ اپنا کام کریں، اگر آپ لوگوں سے ہماری یہ کوشش، ہماری یہ جدوجہد جو آزادی کے لئے، حقیقی آزادی کے لئے، تحریک کے لئے جو ہم کر رہے ہیں، اگر برداشت نہیں ہوتی ہے تو خدارا خاموش رہیں، ہمیں اپنا کام کرنے دیں، آپ اپنا کام کریں لیکن یہ کوئی بات ہوئی کہ سارا دن ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں، کیوں؟ جب ایک حقیقی ہمارا Stance ہے کہ ہمارا مینڈیٹ چوری ہوا ہے، اس پہ بات کی جائے، کیوں ہمارا مینڈیٹ چوری ہوا ہے؟ ہمیں اپنا مینڈیٹ واپس چاہیئے، نہیں کرتے تو دوبارہ آ جائیں، دوبارہ الیکشن میں جاتے ہیں، دوبارہ الیکشن کرتے ہیں، لگ پتہ جائے گا، ایک بھی سیٹ میڈم سپیکر، یہ جیت نہیں سکتے ہیں ان شاء اللہ ایسے، ہماری پاکستان تحریک انصاف پورے چوبیس کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ تو میڈم سپیکر، یہ کچھ باتیں ہم اس لئے بتا رہے تھے کہ ایسی بات نہیں ہے کہ ہم ہر چیز سے اختلاف کرتے ہیں، آئین کی پاسداری میڈم سپیکر، صرف یہ نہیں ہے کہ ہم

نالیاں بنائیں، گلیاں بنائیں، روڈز بنائیں، سڑکیں بنائیں، جمہوریت کو بچانا، حقیقی آزادی عوام کو دلانا، امن کی بات کرنا، صوبے کے حقوق کی بات کرنا، یہ بھی آئین کی پاسداری ہے۔ ہمیشہ ہمارے ہر عمل کو آئین کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں جس طرح ہمارے صوبے کی بدقسمتی، جو بدنصیب صوبہ ہے، احمد کنڈی نے کہا ہے وہ صحیح کہا ہے کہ ہماری ہر چیز کو غداری سے ساتھ اور وفاداری کے ساتھ جوڑا جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ہر عمل کو آئین کی پاسداری اور آئین کی پامالی سے نہ ناپا جائے اور ہمارے ہر عمل کو، ہمارے پختونخوا صوبے کے ہر شہری کی بات کو غداری اور وفاداری سے سرٹیفکیٹ نہ دیئے جائیں۔ میڈم سپیکر، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ جتنی بھی باتیں کرتے ہیں، ہم یہ کبھی نہیں کہتے ہیں، اگر یہ سچ بات کرتے ہیں جس طرح احمد کنڈی نے، میں نے اس کو تاریخ بتائی ہے کہ 27 جنوری 2020 کو جو تقریر کی تھی، ہم جب پچھلے دنوں پنڈی گئے، ہم نے اس سے بہت ہولہ ہاتھ رکھا ہے ورنہ اس نے جو مشورہ دیا تھا وہ بہت زیادہ سخت مشورہ تھا کیونکہ وہاں پر حکومت پاکستان تحریک انصاف کی تھی، اس وقت ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ادھر حکومت کس کی ہے، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر مجھے حقوق نہ ملے، حکومت جس کسی کو بھی ہو، خواہ میری پارٹی کی ہو، میں ایسا ہی کروں گا کہ میں جاؤں گا، گریبان سے پکڑوں گا، اپنے صوبے کے حقوق لاؤں گا۔ (تالیاں) ایسا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ہم نے صوبے کو اپنی پہلی ترجیح پہ رکھنا ہے ہر صورت میں، صوبے کے حقوق کو بھی آئین کو بھی اور صوبے کے وسائل کو بھی، ہم یہ کبھی کرنے نہیں دیں گے کہ وفاق ہمارے وسائل پر اس طرح قابض رہے کہ مجھے بھیک کی طرح وہ دے، کیوں، میں کوئی بھیک مانگ رہا ہوں؟ میں اپنے وسائل میں اپنا حق مانگ رہا ہوں، جس طریقے سے ہمارے جتنے بھی وسائل ہیں وہ وفاق کے ساتھ ہیں۔ اب میں میڈم سپیکر، آپ کو ایک چھوٹی سی چیز بتاؤں کہ ٹوبیکو جو ہے وہ Special crop جو ہے، اس کو وفاق نے اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے کہ اس کو وہ Taxation کرے گا حالانکہ Sugarcane ہے، گنا ہے، باقی چیزیں ہیں، ان کو صوبائی حکومت پنجاب میں دیا ہوا ہے، باقی سندھ میں دیا ہوا ہے لیکن ہمیں اپنا Tobacco cess وہ ہمیں نہیں دے رہا، وہ وفاق نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے، یہ میں نے ایک چیز بتائی ہے، اس طرح باقی جتنے بھی وسائل ہیں، تو ان شاء اللہ وتعالیٰ ہم ان کے ساتھ مل کر صوبے کے حقوق کی جب بات ہو، آئین کی بات ہو، جمہوریت کی بات ہو تو ان کے ساتھ مل کر ہم جائیں گے لیکن ہم ان سے ایک ہی سوال کریں گے کہ اپنی قیادت سے لازمی یہ پوچھنا ہے کہ شہباز شریف جو ابھی وزیراعظم بنا بیٹھا ہے، اس نے بذات خود اسامہ بن لادن کو جو خط لکھا تھا کہ پنجاب میں کچھ نہ کرو، باقی جو کرنا ہے کرو، اس کا جواب لازمی اپنی قیادت سے لیں۔ بہت شکریہ، میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u> : جناب نثار باز خان صاحب۔

<u>جناب محمد نثار</u>: شکریه میډم سپیکر صاحبه، د ریم سیشن دے چې یو مخصوص ایجنډا باندې بحث روان دے او چې کله په دغه ایجنډا باندې بحث کیږي نو کوشش دا بیا پکار دے چې مونږ یو Conclusion ته اورسیږو چې دلته مونږ په دې ریاست کښې، په دې ملک کښې ټول Democratic forces د آئین بالادستی غواړو، د پارلیمان Supremacy

غواړو او بيا چې کوم Third force دے ، ملټری اسټبلشمنټ، هغه مسلسل مداخلت کوی او د آئين نه تجاوز کوی، په دې باندې زما خيال دے دا د ريم سيشن دے چې په دې ايشو باندې ډيبيټ کيږی خو د بده مرغه دغه ډيبيټ ډير کوم وی هر يو کوشش دا کوی چې پرون ورسره څوک د دغې اسټبلشمنټ سره ملاؤ وو چې هغه د هغه گناه نه ځان مبرا کړی او نن چې ورسره څوک دی، په هغوی الزام اولگوی او يا نن چې څوک دی پرون ئے مخالف وو، هغه په دوئ الزام اولگوی۔ دغه يوه قصه روانه ده نو زما خيال دے دا پختونخوا اسمبلی د پنځه کروړه عوامو نمائنده جرگه ده او کله چې بيا پښتانه مشران کښينی نو هغه د هرې مسئلې يو حل، يو Solution رااوباسی، په دې جرگه کښې ډيبيټ کيږی خو Solution ته چې کوم دے هرگز مخ په وړاندې باندې مونږ نه ځو بس صرف Point scoring دے۔ مونږ له به په دې سوچ کول پکار وی چې څومره هم Democratic forces دی په دې رياست کښې دننه، چې په خپل کور کښې کښينو، صلاح مشوره شو سره چې دې Third force ته دا موقع څوک ورکوی او دا موقع چا ورکړې ده؟ ما په تير ورځو کښې هم د دې ذکر کړے وو چې دا موقع خو ورته دا غټې پارټيانې ورکوی، کله ورته يو موقع ورکړی چې راشه مداخلت اوکړه په سياست کښې، کله ورته بل موقع ورکوی چې راشه په سياست کښې مداخلت اوکړه او ما اقتدار ته اورسوه، نو بيا په اقتدار کښې خو ناست وی خو اختيار ورسره نه وی۔ نن د دې صوبې صورتحال دلته چې زمونږه کوم په گورنمنټ بنچز باندې ناست ملگری دی، د هغوی نه زما درخواست دے چې د دې صوبې صورتحال څه دے، د دې صوبې عوام د کوم چيلنجز سره مخامخ دی؟ دا وخت په دې صوبه کښې چې کوم دے د بدامنئ صورتحال ستاسو مخې ته دے او په فرنټ لائن باندې چې کوم زمونږه سولجرز ولاړ دی نو هغه پوليس فورس دے، زمونږ پوليس فورس Under attack دے او د هغې مورال ورځ تر بله Down کيږی۔ زما په ضلع کښې په باجوړ کښې هر ماښام په يو نه يو چيک پوسټ باندې حمله کيږی، په تيرو ورځو کښې ميډم سپيکر صاحبه، يو پوليس اهلکار په رنړا ماښام باندې اوويشتلے شو، دوه ورسره رشته دار وو، هغه زخميان شو، هغه پوليس اهلکار شهيد شولو نو صوبائی گورنمنټ سره او يا د وفاقی گورنمنټ سره څه Mechanism دے، څه پروگرام ورسره دے چې د قبائلی اضلاع عوامو ته په خصوصی توگه او د پختونخوا عوامو ته په عمومی توگه تحفظ ورکړی؟ کله چې داسې قسمه واقعات اوشی نو صوبائی حکومت هم خاموشه، وفاقی حکومت هم خاموشه، نو د حيرانتيا خبره دا ده چې په صوبه کښې مينډيټ ستاسو سره دے، تاسو حکومت جوړ کړے دے، په وفاق کښې مينډيټ د مسلم ليگ او د پاکستان پيپلز پارټئ سره دے، هغوی حکومت جوړ کړے دے، حکومتونه مو په لاس کښې اغستې دی، وزارتونه مو په لاس کښې اغستې دی او مونږ وايو چې مونږ

ټول جمهوريت پسند يو او د آئين او د قانون بالادستی غواړو، د پارليمان Supremacy غواړو، نو دا حکومتونه خو د دې عوامو دپاره دی، د دې جمهور دپاره دی، دا جمهور نن په دې وطن کښې سوزی، بد امنی ده نو تاسو سره څه Mechanism د رسره دے نو بيا ولې تاسو په دې باندې خاموش اوسئ؟ او چې د کومې محکمې ډيوټی او Responsibility ده نو اوسه پورې په دې باندې لګيا يو چې د دوئ مداخلت مونږ په سياست کښې اودروؤ او د چا چې Responsibility او ډيوټی ده هغه خپله Responsibility او ډيوټی نه پورا کوی نو داحکم به ورته ثوک جاری کوی؟ د چيف ايګزيکټيو په حيثيت باندې به دا حکم ورته وزير اعلیٰ جاری کوی، دے به ئے راغواړی او تپوس به ترې کوی چې ته راشه د بد امنئ صورتحال ما ته چې کوم روان دے په صوبه کښې، دا ولې نه Counter کيږی، Militancy ولې نه Counter کيږی، دا بد امنی ولې نه ختميږی؟ دا به ترې پرائم منسټر تپوس کوی چې دا بد امنی ولې نه ختميږی؟ خو نه دا ورته همت هيڅوک نشی کولې چې دا همت اوکړی او دوئ ته اوواٸی چې تاسو بهرتی د څوکيدارئ دپاره يئی، د څليرويشت (24) کروړه عوامو څوکيداری به کوئ، تحفظ به کوئ نو دا ولې نه کيږی؟ دا د وطن صورتحال دے۔ زمونږه دا مظلومه او غريبه صوبه چې په وسائلو باندې خدائے پاک ډيره غنی او شتمنه پيدا کړې ده خو افسوس دا دے چې صوبائی حکومت ته به دا احساس نه کيږی چې په دومره غنی صوبه کښې بيا غربت ولې دے، بې روزګاری ولې ده؟ معاشی طور باندې دا صوبه ديارلس سوه اربه روپئی قرضدارې شوه، دا به د کوم ځائې نه پورا کيږی؟ نوې ترقياتی ميګا پراجيکټس په دې صوبه کښې نه دی روان۔ زه يو Example درکوم، د باجوړ ضلعې هيډکوارټر هسپتال دے چې کيټيګری اے دے، هغه شپږ نيم کروړه روپئی په خساره کښې دے، دا وارې چې په بجټ کښې د آکسيجن دپاره زر روپئی ايښودلې شوې دی او د باجوړ آبادی دا وخت شپاړس لکهه شپږ آتيا زره ته رسيدلې ده او په Censes کښې ديارلس لکهه او لس زره شمار کړې وه، د WHO د رپورټ مطابق شپاړس لکهه شپږ آتيا زره ده۔ په هغې کښې دا وخت آته ويشت (28) Sanctioned پوسټونه د ډاکټرانو خالی پراته دی، نيورو سرجن پکښې نشته دے، ليبر روم ئې په دوه کمرو کښې دے، يو دوه کمرې ئې ورله مختص کړی دی، هغه د ليبر روم چې کومه Privacy ده، هغه هم نه ساتلې کيږی ځکه چې بيخی په يو تنګ ځائې کښې ئې جوړ کړے دے، دا د صوبې د هسپتال صورتحال دے۔ په تير درې مياشتو کښې کوم چې Anti rabies vaccine دی ميډم سپيکر صاحبه، څلور سوه افراد ليونو سپو چيچلی دی، هسپتال ته راغلی دی او دا رپورټ شوی دی چا چې ځان له پرائيوټ د مارکيټ نه اغستې دی، هغه لا نه دی رپورټ شوی، نو زما د باجوړ د هسپتال د ويکسينو صورتحال دا دے چې د هغوی سره ويکسين نشته دے۔ د ايجوکيشن

صورتحال ته راځم میډم سپیکر صاحبه، دا ځل چې د میټرک Exam اوشو، اووه زره پنځه سوه شپږ پنځوس (7556) جینکئی او هلکان دا د میټرک د Exam نه فارغه شول. شپږ کالجونه دی، څلور هائر سیکنډری سکولونه دی چې په دیکښې یو ګرلز کالج شامل دے، یو پکښې ګرلز هائر سیکنډری سکول شامل دے، په دې لسو انسټی ټیو ټس کښې چې کوم دے د انتیس سو (2900) هلکانو او جینکو د داخلو Capacity ده، نو دا باقی پنځه نیم زره (5500) ماشومان او ماشومانې به چرته سبق وائی؟ غربت خو دغه دے چې ستاسو مخې ته دے، د تیر شل دویشت کاله جهګړې د وجې معاشی صورتحال د دې صوبې هم تباه دے، د قبائلی اضلاع د عوامو خو صورتحال بیخی تپوس مه کوه، نو هغه غریب خلق خو خپل بچی Out of district نور تعلیمی ادارو ته نشی لیږلې ځکه چې د هغوی د تګ راتګ خرچې، د هغوی ټیوشن فیسونه، د هغوی د هاسټل چارجز دا غریب اولس نه شی برداشت کولې. دا چې کله پنځویشتم (25) آئینی ترمیم کیدلو نو دا Commitment د قبائلی اضلاع سره شوے وو چې په دې باندې Thousands ارب روپئی خرچ کیږی چې د Down districts سره برابر شی او دوئ په تیزئ سره ترقی اوکړی او دا پروګرام د لسو کالو دپاره وو، په 2019 کښې یو پیره بجټ راغلے دے په NFC award کښې کوم چې مونږته Three percent برخه Allocate کړې شوې وه، ایک سو باره ارب روپئی لګیدلې دی، په هغې کښې هم د قائمه کمیټئ رپورټ دے د وفاقی چې تینتیس ارب روپئی کرپشن پکښې شوے دے، 2024 دے، شپږم کال دے، پکار دا ده چې اوسه پورې شپږ سوه اربه روپئی په قبائلی اضلاع باندې خرچ شوې وے خو وفاقی حکومت هغه بجټ صوبې ته نه ورکوی، صوبې ځان بې غوره کړے دے، چې د وفاقی حکومت نه چې کوم فورمز دی په هغه فورمز ترې تپوس اوکړئ چې تاسو ولې قبائلی اضلاع ته دغه برخه نه ورکوئ، رکاوټ پکښې څوک دے؟ درې فورمز داسې دی، پرون پرې دلته خبره هم شوې وه، زما به د ګورنمنټ نه دا درخواست وی چې د 1973 آئین زمونږه اکابیرینو په څومره محنت سره جوړ کړے وو او منظور کړے وو، متفقه آئین ئے دې ریاست ته ورکړے وو، په هغې کښې د وړو قومونو او د وړو صوبو حقوق محفوظ دی. بار بار مارشل لاء ډیکټیټرانو په هغه آئین کښې چھیړ چھاړ اوکړلو، په اتلسم آئینی ترمیم کښې دوباره بیرته د 1973 آئین په اصلی شکل کښې بحال کړلے شو او هغه درې فورمونه CCI forum دے، NFC forum دے او NEC, National Economic Council دے، پکار دا ده چې صوبائی حکومت دغه فورمونو ته Approach اوکړی او د دغې نه فائده واخلی او د دې صوبې د حقوقو مقدمه آئینی او قانونی طور لړاؤ کړی. دلته منسټر صاحب خبره اوکړله، د دې مظلوم عوامو په خاطر، د پختونخوا د محکومو او د مظلومو عوامو په خاطر که غواړئ، تاسو چې د دې حقوق د

وفاق نه راوړلې شئ نو مونږ درسره اودرېږو، د دې قوم په خاطر درسره اودرېږو ځکه چې سياست مونږه د دې خپلې خاورې دپاره کوؤ، د دې خپل قام دپاره ئې کوؤ، نو په دغه حوالې به مونږه چې کوم دے ستاسو سره کلک ولاړ يو، يوه جرګه جوړه کړئ، څه ممبرز د اپوزيشن نه واخلئ او څه ممبرز به د ګورنمنټ شي او دغه جرګه دې کښيني د دې مسائلو د حل کولو دپاره Planning اوکړي، يو Mechanism دې جوړ کړي او د وفاق سره دې خبره اوکړي چې دا صوبه وفاق معاشي طور باندې ډير زيات خراب صورتحال دے چې دا صورتحال سنبهال کړلے شي او عوامو ته Relief ورکړے شي ځکه چې د عوامو توقعات زمونږنه دا دی چې مونږ ته به يونيورسټي راکوئ، مونږ ته به کالج جوړوئ، مونږ ته به سکول جوړوئ، مونږ ته به د صحت نظام راکوئ، مونږ ته به روزګار راکوئ۔ که يو طرف ته مونږ په وسائلو خدائے پاک غنی پيدا کړی يو نو بل اړخ ته دا هم په پښتنو د الله رب العزت احسان دے چې افرادی قوت ئې مونږ ته راکړے دے، د پختونخوا Population 68% دا اتلس کالو نه واخله څلويښت کالو په مينځ کښې دے، دا يوتھ دے، نوجوانان دی، دا نوجوانان که د دنيا نورو قامونو سره وے نو هغوی به ترې ډيره فائده اغستې وے ځکه چې نو جوان نسل قامونه بام ته رسوی، عروج ته ئې رسوی خو افسوس دے په دې ايشوز باندې په سنجيدګئ سره غور نه کيږی۔ ميډم سپيکر صاحبه، داکوم ډيبيټ چې دلته په درې سيشنو کښې اوشولو، د هغې حل او Solution دا دے چې مونږ له به د خپل ضد او انا نه راوتل وی او د خپل لالچ نه به راوتل وی، که د اقتدار لالچ مونږ کوؤ نو دا به بيا خامخا د ګيټ نمبر چار سره تعلق جوړوی، نو د اقتدار د لالچ نه راوتل پکار دی، په جمهور Belief ساتل پکار دی، په دغه عوامو Belief ساتل پکاردی چې دا عوام د چا سره اودريږی، د هغه عوامو د حقوق مقدمې وړاندې کوی او د هغه عوامو په طاقت باندې چې کوم دے پارليمان ته راتګ پکار دے، که دا په دې ملک کښې هر Democratic force دے خو نمبر واری نه ده پکار، چې نمبر واری روانه ده په دې رياست کښې د تير څلويښت کالو نه، دغه نمبر واری به ختمول وی او دا عمل بنيادی په دې خبره باندې کيږی چې مونږ خپل سياسی کارکنان دا Mature کړو، هغوی ته د سياست سائنس اوښايو، د آئين د اهميت نه ئې خبر کړو، په اولس کښې کار اوکړو، اولس د خپلو وسائلو او د حقيقی مسائلو نه خبر کړو، بيا دا مسائل د رياست د کومو پاليسو نه جوړ شوی دی، په هغې باندې ئې خبر کړو او Concept ئې پرې Clear کړو او يو Clear vision ورته ورکړو نو بيا هرګز د هغه Third force په جمهوری قوتونو باندې وار نه شی کولې، مونږ له به د دې نه راوتل وی، د دانش نه، د پوهې نه، د دليل نه به کار اغستل وی، تر څو دلته په دې رياست کښې دننه جمهوری قوتونه هم

Strong شی، جمهوریت هم Strong شی او د آئین او د قانون بالا دستی راشی۔ ډیره زیاته مهربانی، ډیره زیاته مننه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معزز ارکان اسمبلی! جناب شرافت علی خان صاحب، ایم پی اے کے والد وفات پاگئے ہیں تو اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جناب فضل حکیم صاحب۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امین، شکریہ۔ جناب ارباب زرک خان صاحب۔

ارباب زرک خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! سب سے پہلے تو میں پشاور میں بڑھتے ہوئے جو ڈینگی کے کیسز ہیں، اس پہ حکومت سے ریکویسٹ کرنا چاہوں گا کہ خدارا اس کو Serious لے، اس سے پہلے کہ ایشو حد سے بڑھ جائے اور قیمتی جانوں کا ضیاع ہو، تو میں حکومت سے ریکویسٹ کروں گا کہ Kindly ڈینگی کی جتنی بھی Preventive measures possible ہوں تو اس پہ کام کرے اور ان شاء اللہ ساتھ مل کر اس کو ہم کنٹرول کر سکتے ہیں۔ سپیکر صاحبہ! کئی دنوں سے اس ایوان میں تقریریں ہو رہی ہیں، ہماری بہادر افواج، ہماری پولیس، ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف، تو سب سے پہلے تو میں، ان کے خلاف تقریریں ہو رہی ہیں، سب سے پہلے میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں، ان تقریروں کی، اور سامنے بیٹھے اپنے حکومتی بنچز کے بھائیوں کو یاد دلانا چاہوں گا کہ آج بھی جب ہم یہاں اس ایوان میں بیٹھے ہیں تو ہماری بہادر فوج کے جوان، ہماری پولیس کے جوان بارڈرز پہ، ہمارے ملک کے اندر دہشتگردی کے خلاف جنگ میں ہمارے لئے شہادتیں دے رہے ہیں۔ میڈم سپیکر! یہاں میں اور بھی میں نے اپنے دوستوں اور بھائیوں کی تقریریں سنیں تو بڑی حیرت ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو آج اداروں کے، ہمارے سیکیورٹی اداروں کے سربراہان کے خلاف تقریریں کر رہے ہیں تو کل تک تو وہ یہ سمجھتے تھے کہ آرمی چیف قوم کا باپ ہوتا ہے، کل تک تو یہ Same page کی باتیں کرتے تھے، کل تک تو یہ ان کی تعریفیں کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے، یہ تو یہ بھی کہتے تھے کہ فلاں آرمی چیف ہوگا، فلاں ڈی جی (آئی ایس آئی) ہوگا اور فلاں صدر پاکستان ہوگا، تو میڈم سپیکر! اس لئے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہاں جی Indeed Allah is the best planner کہ انہوں نے جو دس سال کے منصوبے بنائے تھے تو ان کا ابھی یہ حال ہے۔ میڈم سپیکر! ان کا لیڈر عمران خان صاحب جیل میں ہے، بالکل ان کو احتجاج بھی کرنا چاہیئے، ان کو Protest بھی کرنا چاہیئے لیکن ہمارا ایشو ان کے احتجاج اور ان کے Protest سے نہیں ہے، ہمارا ایشو اس بات سے ہے کہ یہ اب اس غریب صوبے کے وسائل اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں اور یہ نہیں استعمال ہونے چاہئیں۔ ان کا تو لیڈر صرف جیل میں ہے، ہماری پارٹی نے تو شہادتیں دی ہیں لیکن آج تک ہم نے اس ملک کو توڑنے کی یا اس ملک کے خلاف یہ گفتگو نہیں کی جو میں نے یہاں اس ہاؤس میں سنی ہے۔ میڈم سپیکر! مجھے تو لگتا ہے کہ یہ بیانیہ جو یہ بنانا چاہتے ہیں، یہ اس لئے بنا رہے ہیں کیونکہ ان کے پاس Deliver کرنے کے لئے یا قوم کو بتانے کے لئے کہ انہوں نے ان بارہ سال میں کیا کیا ہے، میرے خیال میں ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ Law and Order کو اگر آپ دیکھیں تو اس ہاؤس میں میرے

خیال میں سارے ممبرز اگر وہ حکومتی بنچز کے ہوں اور اپوزیشن بنچز کے ہوں، تو سب اس کی گواہی دیں گے کہ صوبے میں آج جو Law and Order کی Situation ہے، اس کی تاریخ میں بدترین صورتحال ہے ہمارے صوبے میں، South of KPK، ساؤتھ میں میڈم سپیکر! ہمارا جو موٹروے کا انٹرچینج ہے یارک کا، ڈی آئی خان میں، اس پہ دن دیہاڑے چیکنگ ہوتی ہے، شناختی کارڈز چیک کئے جاتے ہیں، جیسے ہمارے کرم میں حالات ہیں، جیسے اور بھائیوں نے جو باتیں کی ہیں Law and Order پہ تو Law and Order جو Provincial matter ہے، جو ان کا کام ہے، تو اس میں تو یہ مکمل طور پہ ناکام ہیں۔ میڈم سپیکر! اگر ایجوکیشن کی بات کی جائے تو ہمارے صوبے کا جو Literacy rate ہے وہ پنجاب اور سندھ سے اگر آپ اس کو Compare کر دیں تو ہمارا Fifty four percent literacy rate ہے جو باقی صوبوں سے کم ہے، اس پہ اگر ہم اپنے School dropout rate کی بات کریں تو ہمارا Thirty seven percent school dropout rate ہے جو پاکستان میں بلوچستان، سندھ اور پنجاب سے زیادہ ہے، یہ تو ہماری حالت ہے تعلیم کی، اور ہمارے جو ہزاروں سکولز ہیں اس صوبے میں جن کا Infrastructure آپ کو خود پتہ ہوگا، جس کا یہ سب گواہ ہوں گے، یہ تو حالت ہے۔ ہیلتھ پہ اگر میں بات کروں گا تو ہاں بالکل میں حکومت کی تعریف کرنا چاہوں گا صحت انصاف کارڈ پہ جو ان کا ایک Positive اقدام ہے اور اس میں بالکل ہمارے لوگوں کو، ہمارے خیبر پختونخوا کے عوام کو فائدہ ہوا ہے لیکن باقی اس کے علاوہ ہیلتھ میں بھی Infrastructure کی یہ حالت ہے کہ ایک ایک Bed پہ ہمارے چار چار مریض سو رہے ہیں۔ میڈم سپیکر! پینے کا پانی ہمارا ایک بہت بڑا ایشو ہے، ان کے اپنے خیبر پختونخوا Water Management Report 2024 کے مطابق Forty percent آبادی جو خیبر پختونخوا کی ہے، ان کے پاس پینے کا صاف پانی نہیں ہے ابھی تک۔ میڈم سپیکر! جو ہمارا ایک اور بڑا ایشو ہے، وہ ہے ہمارے صوبے کا جو ہمارا قرض ہے، جو Debt ہے، ایک رپورٹ کے مطابق 2030 تک ہمارا قرض پچیس سوا ارب روپے تک پہنچ جائے گا اور اس کا صرف جو Interest کا Component ہوگا اس ٹائم کے Estimated dollar کو Adjustment کے بعد وہ تین سوا ارب سے ساڑھے تین سوا ارب روپے سالانہ ہوگا جو ہمارے اس سال کے ڈیویلپمنٹ بجٹ کا Component جتنا ہے۔ میڈم سپیکر! آج میں یہاں پہ کرپشن کی بات کروں گا کیونکہ یہ ہمیشہ نعرے لگاتے تھے کرپشن کے خلاف اور باقی سب پارٹیز کے بارے میں، تو ابھی آٹھ مہینے نہیں ہوئے ان کی حکومت کے بننے کے آٹھ مہینے، ہمارے پاس Wheat خریدنے کا اربوں روپے کا سکینڈل آپ سب کے سامنے ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور ایشو ہے جس پہ میں نے کال اٹنشن بھی جمع کیا ہے، وہ ہے جو اربوں روپے کا Wheat ہمارا ضائع ہو رہا ہے گوداموں میں اور وہ تقریباً Nine billion rupees کا Wheat ہے تو اس کا بھی ایک بہت بڑا سکینڈل ہے۔ میڈم سپیکر! اس کے علاوہ جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے خریدے ہیں Disposable gloves ایک ارب روپے کے، تو وہ Gloves غائب ہیں۔ باقی پوسٹنگز/ ٹرانسفرز، نوکری، وہ تو Routine میں ان کا کام چل رہا ہے۔ میڈم سپیکر! ایک اور بات کہ یہ جیسے اور ابھی لوگوں نے بھی کہا کہ جو چیف منسٹر صاحب ہیں اور جو ان کے ابھی Ex-Minister ہیں تو وہ خود ایک

دوسرے پہ الزام لگارہے ہیں کرپشن کا، تو میں ان سے کہوں گا، مطالبہ کروں گا کہ اس کی بھی کوئی انکوائری کی جائے کہ آیا منسٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں؟ میڈم سپیکر، حالت یہ ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے خیبر پختونخوا کو For sale کیا ہوا ہے۔ اچھا میڈم سپیکر، یہاں کل یا دو تین دنوں سے میں نے ایک اور بات بھی سنی کہ یہ سمجھتے ہیں کہ عوام نے یا ان کو جو مینڈیٹ ملا ہے وہ ڈیویلپمنٹ کا نہیں ملا، وہ اس لئے ملا ہے تاکہ وہ عمران خان صاحب کو رہا کر سکیں، بالکل جی، کریں آپ، آپ کا حق ہے، احتجاج بھی کریں لیکن جیسے میں نے کہا کہ آپ کو جو بھی کرنا ہے، کریں لیکن غریب صوبے کے سرکاری وسائل کو استعمال نہ کریں، آپ تو اپنے ورکرز کے ساتھ بھی مخلص نہیں ہیں، ان کو آپ بتاتے ہیں یار! یہ ہم Protest کر رہے ہیں اور باقی راتوں کو آپ معافیاں مانگتے ہیں، یہ پوری قوم کو پتہ ہے۔ میڈم سپیکر، آخر میں ابھی جو منسٹر صاحب نے بات کی، ان کو میں کہنا چاہوں گا کہ اگر آپ، ہم بھی یہ چاہتے ہیں، میرے خیال میں اس ہاؤس میں سارے جو ممبران ہیں، وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے جو ایشوز ہیں وفاق کے ساتھ، وہ حل ہوں، تو اگر یہ ان ایشوز میں Serious ہیں ان کو Resolve کرنے میں، تو میرے خیال میں تقریباً دو دن یا تین دن پہلے گورنر صاحب نے ساری پارٹیز کے جو Provincial heads ہیں، ان کو ایک لیٹر لکھا ہے، چیف منسٹر صاحب کو بھی لکھا ہے کیونکہ وہ پی ٹی آئی کے صوبائی صدر ہیں، تو آئیں بیٹھیں مل کر کہ جو ساڑھے چار کروڑ عوام کا صوبہ ہے، ان کے مسائل حل کریں گے، ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن آپ اپنے یہ جو سیاسی بیانیہ بنانے کے لئے، اپنی سیاست کے لئے صوبے اور ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں تو خدارا یہ بس کر دیں۔ بہت شکریہ جی، تھینک یو۔

<u>محترمہ میڈم سپیکر</u>: جناب محمد رشاد خان صاحب! صرف دو منٹ کے لئے، جناب رشاد خان صاحب۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: شکریہ میڈم سپیکر، میں دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی کل بھی بات کی گئی پولیس ایکٹ 2017 کے بارے میں، منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم پولیس ایکٹ، پولیس کے اختیارات کو کم کریں گے، یہ باقاعدہ اعلان کیا کہ ہماری اس پہ مشاورت جاری ہے، یہ حکومت کی صوابدید ہے، حکومت جو بھی فیصلہ کرے ہم ان شاء اللہ ان کا ساتھ دیں گے لیکن جناب سپیکر، میں تھوڑا سا اس بات پہ جانا چاہوں گا اس طرف کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے U-turn لینا، جھوٹ پر جھوٹ بولنا، اپنی باتوں سے مکرنا، یہی وہ اسمبلی ہے جنہوں نے پولیس ایکٹ 2017 کو پاس کیا، پولیس کو اختیارات دیئے جس کا ایک پس منظر تھا اور وہ یہ تھا کہ پولیس نے دہشتگردی کے خلاف جنگ میں بے پناہ قربانیاں دیں، شہید ہوئے، بہت سی چیزیں ایسی سامنے آئیں جس کی وجہ سے پولیس ایکٹ لایا گیا، ان کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ ایک طرف تو یہ اداروں کے خلاف بات کر رہے ہیں کہ اپنی بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں کہ ادارے مداخلت کر رہے ہیں اور ایک طرف اپنے ذیلی ادارے کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو میرے خیال سے یہ ایک بچگانہ حرکت ہے، اس سے پہلے بھی ہو چکا ہے، احتساب کمیشن اس اسمبلی نے پاس کیا، پانچ سال اس بات پر سیاست کی گئی، احتساب، بیوروکریسی کو گالیاں دی گئیں اور سبز باغ دکھائے گئے کہ احتساب کمیشن آگیا ہے اور آج کے بعد کرپشن نہیں ہو گی، اپنے وزراء کو گرفتار کیا گیا، ان وزراء کو جو اپنی پارٹی کی پالیسیوں پر تنقید کرتے تھے، صرف

سستی شہرت کے لئے احتساب کمیشن کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا اور بعد میں ان کو U-turn لینا پڑا، بعد میں احتساب کمیشن کو انہوں نے ختم کر دیا۔ میڈم سپیکر، یہاں پر دعوے کئے گئے، جنگلہ بس سروس، یہ نام سوشل میڈیا پر، تقاریر پر، پنجاب میں جو میٹرو کے افتتاح ہوتے تھے تو یہاں یہ بات کی جاتی تھی کہ جنگلہ، ہم عوام پر خرچ کریں گے، ہم مطلب میٹرو پہ خرچ نہیں کریں گے اور پھر تاریخ نے دیکھا، اس صوبے کے عوام نے دیکھا کہ یہاں پر تاریخ کی سب سے مہنگی بی آر ٹی متعارف کرائی گئی، اس کے بدلے میں پنجاب میں تین تین چار چار اس لاگت پر وہ بس سروس ہے، U-turn لینا ان کا شیوا ہے۔ میڈم سپیکر، یہاں پر بات کی گئی بلدیاتی الیکشن کی، 2013 کے الیکشن سے پہلے تین ماہ، تین ماہ، تین ماہ کے اندر ہم بلدیاتی الیکشن کریں گے، بلدیاتی نمائندوں کو ہم اختیارات دیں گے اور پھر اس صوبے کے عوام نے دیکھا کہ تین سال لوگ انتظار کر رہے تھے بلدیاتی نظام کا، یہ تو شکر ہے کہ سپریم کورٹ نے مداخلت کی اور اس صوبے میں بلدیاتی نظام آیا۔ میڈم سپیکر، اسی اسمبلی نے بلدیاتی نظام کو اختیارات دیئے اور اسی اسمبلی نے U-turn لیا اور وہ اختیارات واپس لئے اور یہی وہ اسمبلی ہے جو شکوہ کرتی ہے کہ ہمارے اوپر شیلنگ کی جاتی ہے، ہماری آواز کو دبایا جاتا ہے، وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے بلدیاتی جو نمائندے ہیں، ان کی اتنی تذلیل کی گئی، ان کو لاٹھیوں سے مارا گیا، ان کو گرفتار کیا گیا، ان پر شیلنگ کی گئی، یہ ایک اور U-turn میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! یہ میں پولیس ایکٹ کی بات کر رہا ہوں کہ ابھی کہہ رہے ہیں کہ ہم واپس لے رہے ہیں اور یہ وہ اسمبلی ہے جس میں پانچ سال وہ خوشی کے شادیانے بجائے جا رہے تھے کہ ہم نے پولیس ایکٹ متعارف کرایا، ہم نے پولیس کو مضبوط کیا، وہ سستی شہرت کی میں بات کر رہا ہوں۔ میڈم سپیکر، یہاں پر بات کی گئی کہ گورنر ہاؤس کو ہم یونیورسٹی میں بدل دیں گے، وزیر اعلیٰ ہاؤس کو ہم یونیورسٹی میں بدل دیں گے، یہاں تک کہ وزیر اعظم ہاؤس کو ہم یونیورسٹی میں بدل دیں گے، بعد میں دیکھا گیا کہ وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم اور گورنر ہاؤس کو وہ یونیورسٹیوں میں بدلنا تو درکنار، ہیلی سروس جو ہے وہ رکشے کی طرح استعمال کیا گیا، بنی گالا دن میں تین تین دفعہ ہیلی کا پٹر بنی گالا اور وزیر اعظم ہاؤس کے چکر لگاتا رہا۔ میڈم سپیکر، ایک اور U-Turn، ان کے لیڈر نے کہا، اس اسمبلی نے کہا کہ ہم قرضے نہیں لیں گے، ہمیں موقع دیا گیا تو ہم قرضے نہیں لیں گے، تاریخی قرضے لئے گئے، مرکز آج فیڈرل جو ہماری حکومت ہے، وہ قرضوں میں دبی ہوئی ہے، انہی قرضوں کی وجہ سے انہیں بار بار IMF کی طرف جانا پڑ رہا ہے۔ میڈم سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا، یہ پہلا صوبہ ہے اور پہلی دفعہ، تاریخ میں پہلی دفعہ اتنا قرضہ اس صوبے پہ چڑھا ہوا ہے کہ ابھی یہ صوبائی حکومت حیران ہے کہ ہم ترقیاتی کام کہاں سے کریں، ہم قرضے واپس کہاں سے کریں؟ میڈم سپیکر، کابینہ کی بات کی گئی کہ ہم چھوٹی کابینہ رکھیں گے اور اس اسمبلی نے بار بار کابینہ کی مراعات میں تنخواہوں میں بار بار اضافہ کیا، صرف اتنی سی میں اگر اس پہ بات کرنا چاہوں، آپ لوگوں کی تاریخ جو ہے وہ U-turn, U-turn سے بھری ہوئی ہے، آپ بار بار اپنے جو اس کے لئے مطلب جو نعرہ لگاتے ہیں پھر ان سے واپس ہو جاتے ہیں، تو میری درخواست ہے کہ پولیس ایکٹ آپ لائیں، ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن ہمارا کام ہے نشاندہی کرنا، پولیس کو اور مضبوط کریں، آپ اداروں سے شکوہ کرتے ہیں تو اپنے ذیلی اداروں کو مضبوط کریں، ان کو اتنے اختیارات دیں، ان کو اتنے وسائل دیں کہ وہ کل آپ کی سپورٹ میں

کھڑے ہوں، کل وہ کسی کو مداخلت کی اجازت نہ دے سکیں جناب سپیکر۔ میڈم سپیکر، یہاں پہ میں اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا، میری یہ درخواست ہے 9 مئی، یہ جلسوں، یہ گالیوں کے پیچھے نہ چھپیں، آپ کو عوام نے مینڈیٹ دیا ہے، اپنی کارکردگی دکھائیں، آپ کے جنوبی اضلاع میں پولیس کی Writ، حکومت کی Writ ختم ہو چکی ہے، یہاں پہ روزانہ، کل سوات میں فائرنگ ہوئی پولیس پر، Ambassador پہ فائرنگ ہوئی، یہاں پہ امن وامان کا بیڑا غرق ہو گیا ہے میڈم سپیکر، اور یہ لوگ جو ہیں عوام کو ٹرک کی بتی کے پیچھے لگا رہے ہیں اور ایسے نعرے لگائے ہیں جس سے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میری درخواست ہے، سنجیدگی دکھائیں، U-turn لینا آپ کا کام ہے، بار بار لیں لیکن کم از کم پلیز عوام کی طرف، عوام کی فلاح کے لئے، عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے جو وسائل ہیں، جو آپ کا وقت ہے، جو آپ کا ٹائم ہے وہ صرف کریں، تھینک یو میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب آفتاب عالم صاحب! پلیز۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر مغرب کی اذان شروع ہو گئی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ اذان ہو رہی ہے، پلیز آپ لوگ تشریف رکھیں، اپنی باری کا انتظار کریں۔

(اس مرحلہ پر مغرب کی اذان ہو رہی ہے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ثوبیہ شاہد صاحبہ! اذان ہو رہی ہے پلیز، آپ اطمینان سے بیٹھیں، آپ کو موقع ملے گا۔

(اس مرحلہ پر مغرب کی اذان ہو رہی ہے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم ثوبیہ! پہلے آپ آفتاب عالم صاحب کو موقع دیں پھر بعد میں آپ کو، ٹھیک ہے۔ جناب آفتاب عالم صاحب۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون):</u> شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے بعد آپ کریں پلیز، آپ اپوزیشن سے دو تین بندوں نے کر لیا، ابھی ہماری بھی باری ہے ناں، ہماری Strength زیادہ ہے۔ شکریہ جناب میڈم سپیکر۔ **نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمْ اَمّ بَعْدْ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔۔۔۔۔**

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی جانب سے کورم کی کی نشاندہی کی گئی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> سیکرٹری صاحب! کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے، گنتی کریں۔

<u>وزیر قانون:</u> نماز کے لئے لوگ گئے ہوئے ہیں، دیکھیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی مگر کورم پورا نہیں تھا)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Please, bell for two minutes.

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Secretary Sahib! Count, please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے تو ہم Adjourn کرتے ہیں۔

The sitting is adjourned till 03:00 p.m, Monday, 07th October, 2024.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 07 اکتوبر 2024ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)